|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر 144407220131

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے نانا اور نانی کا انتقال اگست 1999 میں ہو گیا تھا پہلے نانی کا انتقال ہوا پھر کچھ دن بعد نانا کا انتقال ہو گیا۔ نانا کا نام : فیض محمداورنانی کا نام : حور بی ،نانا اور نانی کے والدین کا نانا اور نانی کے انتقال سے بہت پہلے انتقال ہو چکا تھا۔ نانا اور نانی کے 4 بیٹے (سردار احمد،اخلاص احمد،حفظ الرحمن،نواب )اور 4 بیٹیاں (شاہدہ ،نجمہ،شائستہ،شہناز)ہیں۔ نانا اور نانی کے انتقال کے وقت اُن کے سب بچے حیات تھے۔

اس کے بعد سردار احمد کا انتقال ہوگیاان کے ورثاء میں بیوی اور ایک بیٹاہے۔

اس کے بعد اخلاص کا انتقال ہوگیاان کے ورثاء میں بیوی،2 بیٹے اور 2 بیٹیاں ہیں۔

اس کے بعدشاہدہ کا انتقال ہوا،ورثاء میں شوہر حیات ہے، اولاد کوئی نہیں ہے۔

نانا نے اپنی زندگی میں اپنے دو بیٹوں کو دکا نیں دی تھیں اور دو بیٹوں کو 10,10 لاکھ روپے دیئے تھے نانا اور نانی کے انتقال کے بعد میرے بڑے ماموں نے نانا اور نانی کا ترکہ جوڑا، اس میں مکان جو نانا کے نام تھاوہ لکھا ،نانی کا زیور لکھا، نانا نے اپنے دو بیٹوں کو روپے ادھار دیے ہوئے تھے ایک بیٹے کو =/1209000 روپے اور دوسرے بیٹے کو =/19477 روپے ادھار دیے ہوئے تھے۔ یہ 10,10 لاکھ روپے کے علاوہ ہیں وہ لکھے اور سب ماموؤں نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم اپنی بہنوں کو 5, 5لاکھ روپے اضافی دیں گے اور 1/3نانا اور نانی کے صدقے جاریہ کے نکالیں گے ، اس کے بعد جو بچے گا اس کو شرعی حساب سے تقسیم کر لیں گے، بھائیوں نے بہنوں کو اضافی دینے کا فیصلہ اس لئے کرا کہ نانا نے اپنی زندگی میں2 بیٹوں کو دکانیں اور 2 بیٹوں کو 10,10 لاکھ روپے دیئے تھے، یہ حساب جوڑ کر ایک پر چہ بنالیا ہے اور تمام ورثہ نے اس پر سائن بھی کر دیئے ۔ اب مندرجہ ذیل سوالات سامنے آرہے ہیں۔

(1) انتقال کے وقت مکان کی قیمت =/5000,000 تھی اب =/1500,000 6لاکھ ہے ، بہنوں کو اب بھی 5،5لاکھ ہی ملیں گے یا زیادہ ملنے چاہئیں۔ کیونکہ مکان کی قیمت بڑھ گئی ہے۔

(2) نانا اور نانی کے انتقال کے بعد نانی کا زیور اسی وقت تقسیم کر لیا تھا مگر بغیر کسی حساب کتاب کے کسی نے بہت زیاد ہ لیا اور کسی نے بہت کم ، اب اس زیور کو بھی تقسیم میں شامل کریں گے ۔ سونے کا ریٹ آج کا لگے یا انتقال کے وقت یعنی 1999 ء کا ؟

(3) ایک دفعہ نانی نے کہا تھا کہ یہ مکان میری بیٹیوں کا ہے جبکہ یہ مکان نانا کا تھا اور ان ہی کے نام تھا۔ نانی کے یہ کہنے کی کیا حیثیت ہے۔

(4) نانا نے جو روپے اپنے 2 بیٹوں کو ادھار دیئے ہوئے تھے، وہ آج کے حساب سے بڑھا کر لئے جائیں گے یا جتنی رقم نانا نے دی تھی اتنی ہی لی جائے گی۔

(5) صدقہ جاریہ کے جو3/1 روپے نکالنے کی بات طے ہوئی تھی کیا اس میں کمی کی جاسکتی ہے؟

وضاحت:دو بیٹوں کو دکانیں ملکیتاً دی تھیں اور دو بیٹوں کو10،10 لاکھ روپے بھی ملکیتاً دیے تھے۔

مستفتی: حافظ محمد ارشد خلیل

بلاک بی،نارتھ ناظم آباد ،کراچی

03222116286

**الجواب حامدا ومصلیا**

صورت مسئولہ میں مرحوم والدین نے جو دکانیں اور رقم اپنے بیٹوں کو مالک بنا کر انہیں دے دیں وہ ان بیٹوں کی ملکیت شمار ہوگی اس کو مرحوم والدین کے ترکہ میں شامل نہیں کیا جائے گا،اس کے علاوہ جو کچھ نقدی ،ادھار رقم،زیور ،جائیداد،چھوٹا،بڑا سامان چھوڑاہو، اس میں سے پہلے مرحوم والدین کی تجہیز وتکفین کے متوسط اخراجات نکالے جائیں گے ،پھر اگر مرحوم والدین کے ذمہ کچھ قرض ہوتو وہ ادا کیا جائے ،پھر اگر مرحوم والدین نے کوئی جائز وصیت کسی غیر وارث کے حق میں کی ہو تو ایک بٹا تین3/1کی حد تک اس کے مطابق عمل کیا جائے اس کے بعد جو ترکہ بچے اس کو (2016) حصوںمیں تقسیم کیا جائے اس میں سےمرحوم والدین کےہرایک حیات بیٹے(حفظ الرحمن،اورنواب)کو360حصے،مرحوم والدین کی ہرایک حیات بیٹی(نجمہ،شائستہ،شہناز)کو180 حصے،مرحوم والدین کےبیٹے سردار مرحوم کی بیوہ کو42حصے،مرحوم والدین کے بیٹےسردار مرحوم کے بیٹے کو294حصے،مرحوم والدین کےبیٹےاخلاص مرحوم کی بیوہ کو42 حصے،مرحوم والدین کے بیٹے اخلاص مرحوم کےہر ایک بیٹے کو 98 حصے،مرحوم والدین کے بیٹےاخلاص مرحوم کی ہرایک بیٹی کو49حصے،مرحوم والدین کی مرحومہ بیٹی(شاہدہ) کےشوہر کو84 حصے دیے جائیں گے۔

4/12 علی

بیوہ

1

3

3

9 3عیسیٰ

بھتیجا بھتیجا بھتیجا بھتیجا بھتیجا بھتیجا بھتیجا بھتیجا بھتیجا

1 1 1 1 1 1 1 1 1

12/48/288/2016 فیض محمد،حوربی

بیٹا(حفظ) بیٹا(نواب) بیٹی(نجمہ) بیٹی(شائستہ) بیٹی(شہناز)

2 2 1 1 1

8 8 4 4 4

48 48 24 24 24

336 336 168 168 168

4 1

8 2 سردار

6 1

8/48 8 اخلاص

بیوہ بیٹا بیٹا بیٹی بیٹی

1 7

6 14 14 7 7

42 98 98 49 49

7 12

2/14 24شاہدہ

شوہر بھائی(حفظ) بھائی(نواب) بہن(نجمہ) بہن(شائستہ) بہن(شہناز)

1 1

7 2 2 1 1 1

84 24 24 12 12 12

بیٹی(شاہدہ)

1

4

24

بیٹا(اخلاص)

2

8

بیٹا(سردار)

2

بیٹا

7

42

294

بیوہ

1

6

42

یعنی اگر ترکہ100روپے ہو تو اس میں سے مرحوم والدین کے ہر ایک حیات بیٹے(حفظ الرحمن،اورنواب) کو (17.85)روپے،مرحوم والدین کی ہر ایک حیات بیٹی(نجمہ،شائستہ،شہناز)کو(8.92)روپے،مرحوم والدین کےبیٹے سردار مرحوم کی بیوہ کو(2.083)روپے،مرحوم والدین کے بیٹےسردار مرحوم کے بیٹے کو(14.583)روپے،مرحوم والدین کےبیٹےاخلاص مرحوم کی بیوہ کو(2.083)روپے،مرحوم والدین کی بیٹے اخلاص مرحوم کےہر ایک بیٹے کو (4.861)روپے،مرحوم والدین کے بیٹےاخلاص مرحوم کی ہرایک بیٹی کو(2.430)روپے،مرحوم والدین کی مرحومہ بیٹی(شاہدہ) کےشوہر کو(4.166)روپے دیے جائیں گے۔

1. کسی شخص کے انتقال کے بعد اس کے کل ترکہ میں اس کے تمام ورثاء کا حق متعلق ہوجاتا ہے اور وہ سب اس میں اپنے شرعی حصوں کے تناسب سے شریک ہوجاتے ہیں، اور وہ ترکہ ان سب میں شرکتِ ملک کے طور پر مشترک ہوجاتا ہے، لہذا اگر والدین کے انتقال کے طویل عرصہ بعد  ترکہ تقسیم ہورہا ہوتو  ترکہ کی موجودہ قیمت کے حساب سے ہی تقسیم ہوگا،لہذا مکان کی موجودہ قیمت کا اعتبار کرکے میراث کو مذکورہ بالا طریقہ پرتقسیم کیا جائے گا۔
2. صورت مسئولہ میں تمام زیورات کو تقسیم میں شامل کرکے مذکورہ بالا تقسیم کے مطابق تقسیم کرلیں،اور زیورات کی آج کی بازار میں رائج قیمت کا اعتبار ہوگا۔
3. یہ مکان بدستور آپ کےنانا کی ملکیت میں رہے گا اور آپ کےنانا کے ترکہ میں شامل ہوگا ،آپ کی نانی کے کہنے سے یہ مکان بیٹیوں کی ملکیت نہیں کہلائے گا۔
4. قرض کی ادائیگیوں کا ضابطہ یہ ہے جتنا قرض دیا جائےاس کے مثل ہی واپس کیا جائے،کرنسی کی ویلیو کم ہونے کی وجہ سے قرض دی ہوئے رقم کی واپسی پر اضافی رقم کا مطالبہ نہیں کیا جاسکتا،لہذا صورت مسئولہ میں آپ کے نانا نے جتنی رقم اپنے دو بیٹوں کوادھار دی تھی اس کو ان کے میراث میں بننے والے حصے سے کم کرلیا جائے۔
5. مرحوم والدین نے اگر صدقہ ،خیرات کرنے کی وصیت کسی غیر وارث کے حق میں کی ہے تو3/1 کی حد تک اس کے مطابق عمل کیا جائے،اگر مرحوم والدین نے کوئی وصیت نہیں کی تو اگر تمام ورثاء بالغ ہیں اوربخوشی ورضا مندی تقسیم سے پہلے ایک تہائی یا اس کم یا زیادہ مال اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیں تو اس کی گنجائش ہے،تاہم پھر بھی بہتر اور افضل یہ ہے کہ اولاًتمام ترکہ کو تقسیم کرکے ہر وارث کو اس کاحق اس کے قبضے میں دے دیا جائےپھر اس کے بعد آزادانہ طور پر اپنی اپنی ملکیت کو راہِ خدا میں بے تکلف خرچ کردے۔

لما فی رد المحتار:

(تنبيه) يقع كثيراً في الفلاحين ونحوهم أن أحدهم يموت فتقوم أولاده على تركته بلا قسمۃويعملون فيها من حرث وزراعة وبيع وشراء واستدانة ونحو ذلك، وتارةً يكون كبيرهم هو الذي يتولى مهماتهم ويعملون عنده بأمره وكل ذلك على وجه الإطلاق والتفويض، لكن بلا تصريح بلفظ المفاوضة ولا بيان جميع مقتضياتها مع كون التركة أغلبها أو كلها عروض لاتصح فيها شركة العقد، ولا شك أن هذه ليست شركة مفاوضة، خلافاً لما أفتى به في زماننا من لا خبرة له، بل هي شركة ملك كما حررته في تنقيح الحامدية.

ثم رأيت التصريح به بعينه في فتاوى الحانوتي، فإذا كان سعيهم واحداً ولم يتميز ما حصله كل واحد منهم بعمله يكون ما جمعوه مشتركاً بينهم بالسوية وإن اختلفوا في العمل والرأي كثرةً وصواباً كما أفتى به في الخيرية، وما اشتراه أحدهم لنفسه يكون له ويضمن حصة شركائه من ثمنه إذا دفعه من المال المشترك، وكل ما استدانه أحدهم يطالب به وحده

(ج4،ص307، ط: سعید،کراتشی)

لما فی الھندیۃ:

ومنھا ان یکون مملوکا للواھب فلا تجوز ھبۃ مال الغیر باذنہ لاستحالۃ تملیک مالیس بمملوک للواھب۔

(ج4،ص374،ط رشیدیہ،کوئٹہ)

لما فی رد المحتار:

"مطلب الديون تقضى بأمثالها"(قوله بل وصف للذمة إلخ) ولهذا قيل إن الديون تقضى

بأمثالها على معنى أن المقبوض مضمون على القابض لأن قبضه بنفسه على وجه التملك ولرب الدين على المدين مثله، فالتقى الدينان قصاصا وتمامه في البحر."

(ج3،ص848،ط: سعید، کراچی)

لما فی الدر المختار:

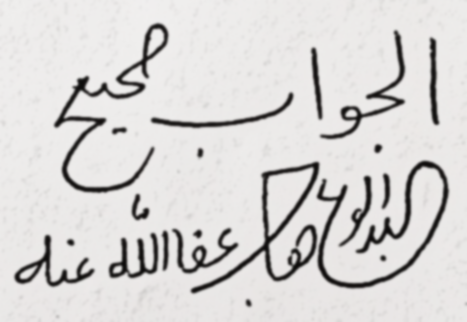
"و في الأشباه: کل قرض جر نفعاً حرام".

(ج5،ص166، ط:سعید،کراتشی)

لما فی الھندیۃ:

ثم تصح الوصیۃلاجنبی من غیر اجازۃالورثۃ کذا فی التبیین،ولاتجوز بما زاد علی الثلث الاان یجیزہ الورثۃ بعد موتہوھم کبار ولامعتبر باجازتھم فی حال حیاتہ۔

(ج6،ص90،ط:رشیدیۃ،کوئٹہ)



واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب کتبہ:محمد عباس غفراللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

27/7/1444ھ

19/2/2023ش

26/7/1444ھ

18/2/2023ش